بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
فون ۴۴۹
جلد ۷۳/۳۸ جمعرات ۲۲ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ، ۲۶ شہادت ۱۳۶۳ ہش، ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء نمبر ۹۷

اخبارِ احمدیہ

۲۵ شہادت/اپریل۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں

ربوہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

"متلی اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعا میں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۳۰ ویں سالانہ تربیتی کلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گئی

"سارے دکھ اپنی ذات پر لے لیں ملک اور جماعت کو کوئی نقصان نہ ہونے دیں"

"دوسروں میں جتنا اضطراب ہے اتنا ہی سکون اور وقار آپ میں ہونا چاہیئے"

اختتامی اجلاس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

ربوہ۔ ۲۳ اپریل/شہادت۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۳۰ ویں سالانہ تربیتی کلاس گیارہ روز جاری رہنے کے بعد آج شام ایوان محمود میں بخیر و خوبی اختتام کو پہنچی اختتامی اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے طلباء سے خطاب فرمایا اور کلاس میں نمایاں کامیابی حاصل کرنیوالے طلباء کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے

ٹھیک ساڑھے پانچ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان محمود میں تشریف لائے۔ اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے کی اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خدام سے عہد دوہرایا بعد ازاں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے حضرت مصلح موعود کی ایک نظم ؎

تیری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائینگے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در سے جائینگے ہم

خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی جس کے بعد ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس مکرم انعام الحق کوثر صاحب نے تربیتی کلاس کی رپورٹ پیش کی۔

انہوں نے رپورٹ میں بتایا کہ امسال تربیتی کلاس میں باوجود نامساعد حالات کے ۴۸۵ مجالس کے ۹۳ نمائندے شریک ہوئے جن میں ۶۴۸ ایسے طلباء شامل ہیں جنہوں نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔

ناظم اعلیٰ صاحب نے کہا کہ اس تربیتی کلاس میں حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے ضلع مردان، ضلع جھنگ، ضلع لاہور، ضلع شیخوپورہ، ضلع لیہ، ضلع چیکوآباد، ضلع سانگھڑ اور ضلع کراچی نے اپنی سو فیصد مجالس کی نمائندگی کی۔

ازاں بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل طلباء میں اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے

امتحان میں مجموعی طور پر اوّل
مکرم ثاقب محمود صاحب پھلوکی ضلع گوجرانوالہ اور دوم مکرم ظہیر احمد ناصر صاحب ۸۔۷/۱۸۰ ضلع بہاولنگر۔

مثالی طالب علم:۔
اوّل مکرم عقیل الرحمٰن صاحب نارنگ منڈی
دوم:۔ مکرم سرتاج احمد صاحب لاڑکانہ

مقابلہ عام دینی معلومات میں ضلع بہاولنگر کی ٹیم اوّل رہی جبکہ دوم ٹیم سرحد و بلوچستان کی رہی۔

حضور کا خطاب۔ تقسیم انعامات کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ بجکر ۵۵ منٹ پر اپنے خطاب کا آغاز فرمایا۔

حضور نے تشہد و تعوذ تسمیہ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ کو کامیاب تربیتی کلاس منعقد کرنے کی توفیق ملی اور نامساعد حالات کے باوجود کثرت سے طلباء اسمیں شامل ہوئے حضور نے فرمایا کہ جو طلباء اسمیں شامل ہوتے ہیں وہ خدا کے فضل سے اپنے اندر تربیتی نقطہ نگاہ سے نمایاں تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ طلباء میں ایک روحانی تبدیلی بھی پیدا ہو اور ایک نئی قوت عمل بھی پیدا ہو۔ کیونکہ جب بھی طلباء تربیتی کلاس سے واپس جاتے ہیں تو ان کے دل میں نئے نئے ولولے پیدا ہوتے ہیں کہ جو کچھ سیکھا ہے وہ جاکر دوسروں کو سکھائیں گے لیکن وقت کیساتھ ساتھ یہ ولولے سرد پڑ جاتے ہیں اور خدام آئندہ سال کے انتظار میں وقت گزارنے لگ جاتے ہیں حضور نے فرمایا یہ صورت حال احمدی نوجوانوں کے شایان شان نہیں۔ جو سیکھا ہے اسے دوسروں تک پہنچائیں اور انکی تربیت کریں۔

حضور نے فرمایا تربیت کے علاوہ دعوت الی اللہ کے پروگرام میں بھی نوجوانوں کا ایک بڑا حصہ شامل نہیں ہے۔

ولولہ تو موجود ہے لیکن ٹھوس عمل کی کمی ہے حضور نے فرمایا دعوت الی اللہ کے لئے نہ عمر کی شرط ہے اور نہ ہی علم کی۔ صرف محنت اور عزم کی ضرورت ہے حکمت محبت اور پیار سے جتنی محنت کی جائے گی اس کو پھل ضرور لگے گا اور حکمت ہی کی وجہ سے بڑے بڑے خوفناک حالات بدل جاتے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس پہلو سے جاکر باقی جماعتوں کو بھی سمجھائیں کہ دعوت الی اللہ کا مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ قدم ترقی کی طرف اٹھے اور کوئی بھی ایسی حرکت نہ ہو جس سے قدم پیچھے کی طرف جا پڑے۔ کسی احمدی کو کوئی ایسی حرکت نہیں کرنی چاہیئے جس سے احمدیت کو نقصان پہنچے۔ حضور نے فرمایا ملک کے آج کل کے حالات بڑے قابل رحم ہیں اور کئی لحاظ سے فکروں والے ہیں۔ وطن کی محبت ایمان کا جزو ہوتی ہے اس لئے احمدیوں کو چاہیئے کہ وہ سارے دکھ اپنی ذات پر لے لیں مگر ملک کو یا جماعت کو کوئی نقصان نہ پہنچنے دیں۔

حضور نے فرمایا ہمیں ایک ذرہ بھی اضطراب ظاہر کرنے یا خوف کا اظہار کرنے کی ضرورت نہیں۔ جتنا دوسروں میں اضطراب ہے اتنا ہی آپ میں سکون اور وقار ہونا چاہیئے۔ حضور نے فرمایا تمہارا خدا تمہارا ساتھی ہے وہ ہر خطرے میں تمہاری حفاظت بھی کر سکتا ہے اور ہر خطرے کو ٹال بھی سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ وہ بندے کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ جہاں تک دوستوں کا تعلق ہے اس کی اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم میرے بن جاؤ گے تو دنیا کی کوئی طاقت تمہاری شہ رگ پر حملہ نہیں کر سکے گی۔ کیونکہ میں اس میں مخفی ہوں اور جو شخص اس خدا سے بے وفائی کرے گا اس کے لئے اس کے معنی یہ ہیں کہ اس کی شہ رگ کاٹ دی جائے گی۔

حضور نے فرمایا اللہ سے محبت پیدا کریں اور یہاں سے یہ فیصلہ کرکے جائیں کہ اللہ سے اتنا پیار کریں گے کہ دوری سے پیدا ہونے والا خوف ختم ہو جائے۔ حضور نے فرمایا کسی اضطراب کا مظاہرہ نہ کریں خدا کے پیار کی قوت آپ کے اندر ہے کسی کی قدرت سے سب کچھ ہوتا ہے۔ خدا کرے کہ جماعت کے حوصلے بلند ہوں، سربلند رہیں اور یہ سر کبھی غیر اللہ کے سامنے نہ جھکیں۔ صرف اور صرف خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں۔

بعد ازاں حضور نے دعا کرائی اور اس طرح سے یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی۔

زکوٰۃ کی ادائیگی
اموال کو بڑھاتی ہے

پبلشر مسعود احمد۔ پروفیسر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ

۲۳ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ
۲۶ شہادت ۱۳۶۳ ہش

دُعا کرنے والوں کے لئے خاص بشارت

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ہر کام میں خواہ دین کا ہو یا دنیا کا تدبیر اور دعا دونوں سے کام لینے کا حکم دیا ہے۔ یہ اس لئے کہ تدبیر بغیر دعا کے نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتی اور نہ تدبیر اختیار کئے بغیر جناب الٰہی میں دعا مقبول ٹھہرتی ہے بایں ہمہ بعض اوقات حالات ایسی صورت اختیار کر جاتے ہیں کہ جب ظاہری تدابیر کرنا مومنوں کے اختیار میں نہیں ہوتا کیونکہ تدبیر کے تمام راستے مسدود ہو جاتے ہیں ایسے حالات میں صرف دعا ہی مومنوں کے کام آتی ہے اور اس وقت دعا بجائے خود تدبیر کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ خدا تعالیٰ ایسے بے بس اور بے کس مومنوں کی دعا قبول کر کے اپنی قدرتِ کاملہ سے حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیتا ہے۔

ایسی صورتِ حال کا خدائی جماعتوں کے افراد کو جنہیں خدا تعالیٰ اپنے ماموروں کے ذریعہ غلبۂ حق کی غرض سے قائم فرماتا ہے بار بار سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ خدائی جماعتوں کے افراد ابتداء میں بہت کمزور اور بے بضاعت ہوتے ہیں جبکہ ان کے مخالفوں کی طاقت اور اثر و رسوخ کا کوئی ٹھکانا نہیں ہوتا۔ وہ اپنی طاقت کے گھمنڈ میں سراسر ظلم کی راہ اختیار کر کے خدائی جماعت کے افراد کو ظاہری اسباب کے لحاظ سے بے بس اور لاچار بنا کے رکھ دیتے ہیں۔ اس بے بسی اور بے چارگی کے عالم میں خدائی جماعت کے افراد کے لئے ایک ہی چارہ کار ہوتا ہے کہ وہ اپنے قادر و عزیز خدا کے سامنے اپنی بے بسی پیش کر کے اس سے اس کی امداد کے طالب ہوں۔ اس وقت ظاہری لحاظ سے ان کی حالت مضطر کی سی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی بے بسی اور بے چارگی پر نظر کرتے ہوئے ان کی متضرعانہ دعاؤں کو قبول کر کے حالات کو یکسر بدل کر رکھ دیتا ہے۔

چنانچہ جب مکہ میں آنحضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو ایسی ہی صورتِ حال سے دوچار ہونا پڑا اور انہوں نے غلبۂ حق کی راہ ہموار ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور متضرعانہ دعائیں کیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنی یہ سنت یاد دلا کر کہ وہ بے بس اور مجبور کی دعا ضرور سنتا ہے، انہیں تسلی دی کہ ان کی بے بسی کی یہ دعائیں وہ ضرور قبول کرے گا اور ایسے حالات پیدا کرے گا کہ وہ ظاہری لحاظ سے بھی بے بس نہیں رہیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ (النمل آیت ۶۳)

سو جو تو سہی کون کسی بے کس کی دعا سنتا ہے یعنی خدا ہی ہے جو بے کس کی دعا سنتا ہے جب وہ بے کس خدا کو پکارتا ہے اور دعا کو سنتے کے نتیجہ میں وہ اس کی مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ وہ تم دعا کرنے والوں کی دعا کو سنکر تمہاری مصیبت ہی کو دور نہیں کرے گا بلکہ تمہیں ایک دن زمین کا وارث بنا دے گا اور حق کو غالب کر دکھائے گا۔

اس سے ظاہر ہے کہ حقیقی مومن مصائب کے وارد ہونے اور مخلصی کی تمام راہیں مسدود نظر آنے کے باوجود بھی بے بس نہیں ہوتے وہ دنیا کی نظر میں بے بس ہوں تو ہوں فی الاصل وہ کسی حال میں بھی بے بس نہیں ہوتے۔ ان کا قدیر و مقتدر اور کارساز خدا ہر قدم میں ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہ اس کے حضور میں جھکتے اور اپنی ظاہری بے بسی اور بے چارگی کو پیش کر کے اس سے مدد کے طالب ہوتے ہیں اور اس کے حضور درد و الحاح سے دعائیں کرتے ہیں۔ وہ ان کی دعاؤں کو قبول کر کے اپنی قدرتِ کاملہ سے حالات کو یکسر بدل کر دکھاتا ہے کہ میرے یہ غریب اور بے سہارا نظر آنے والے بندے بے سہارا نہیں ہیں اور نہ کبھی بے سہارا ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور ان کے ہر ہر قدم میں ان کے ساتھ ہوں۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بشارت دی ہے کہ اگر ہم خدا سے بے وفائی نہیں کریں گے اور مصائب مالا یطاق کے وارد ہوتے پر بے تاب اور از خود رفتہ ہو کر دیوانہ وار اپنے خدا کو پکاریں گے تو وہ ہمیں ضرور اپنے فضل خاص سے نوازے گا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہاری تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق، وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دھبہ کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے

(باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر)

رہتا ہے حق ہمیشہ خدا کے حصار میں

آئے ہیں دور دور سے تیرے دیار میں
جو ہیں وفورِ عشق سے رہتے خمار میں

تیر و تفنگ سے انہیں آخر ہو خوف کیوں
عاشق جو ہیں وہ رہتے ہیں آغوشِ یار میں

دنیا کی نعمتوں میں وہ ملتی نہیں انہیں
لذت جو پا رہے ہیں وہ تیرے پیار میں

دل پاک ہو تو ملتا ہے وہ لعلِ بے بدل
ضائع کرو نہ وقت بناؤ و سنگار میں

اس رُخ کو ڈھونڈتا ہے تو دشت و جبل میں کیا
رہتا ہے وہ تو تیرے ہی قرب و جوار میں

دل میرا چھید چھید کے زخمی کیا تو ہے
رہتا ہے میرا یار دلِ داغدار میں

بے آب و بے گیاہ تھی ربوہ کی سرزمیں
اب یہ بدل گئی ہے زمیں سبزہ زار میں

جس قوم کا ہو غلبۂ دیں مطمحِ نظر
ہوتی ہے وہ تو سایۂ پروردگار میں

ٹکرا کے اس کے ساتھ نہ سر اپنا پھوڑ تو
رہتا ہے حق ہمیشہ خدا کے حصار میں

(میجر عبدالحمید (ریٹائرڈ) ربوہ)

انبیاءؑ کی ضرورت اور اُن کا دائرہ عمل

(محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء — کراچی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— (قسط ۲) —

حضرت نوحؑ کے زمانہ کا کوئی صحیفہ موجود نہیں مگر قرآن کریم نے جو محفوظ کیا ہے۔ ان میں سے چند احکام یہ تھے کہ اللہ کی عبادت کی جاوے اس کا تقویٰ اختیار کیا جاوے۔ خدا کا شرک نہ کیا جاوے زیادہ زور اس میں بتوں کا پوجا اور دوسرے معبودوں کی عبادت سے روکنا تھا۔ اس کی دلیل حضرت نوحؑ نے یہ دی کہ یہ بت کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ ساتھ یہ بھی کہا کہ جو معبودوں کی پرستش کرے گا اس کو آگ کا عذاب دیا جائے گا۔ پھر یہ بھی بتایا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو گناہ بخشتا ہے۔ آسمان سے روحانی اور جسمانی پانی اتارتا ہے ہر عطا اسی کی طرف سے ہے۔ وہی اولاد دیتا ہے اور وہی دنیا کی دوسری نعماء عطا کرتا ہے۔ خدا نے اپنی صفات ربوبیت اور رحمانیت سے سورج چاند اور ستارے بنائے۔ اور دوسری چیزیں بنائیں۔ جن کے بغیر ہماری زندگی ناممکن ہے۔ پھر موت کے بعد اللہ تعالیٰ زندہ کرے گا۔ اور جن لوگوں نے نافرمانی کی ان کو عذاب دے گا۔ یہ عذاب دنیا میں بھی آسکتا ہے جس طرح طوفانِ نوح آیا اور اس نے ہر سرکش کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور ان کا بیٹا بھی اسی عذاب میں مبتلا ہوا اور ہلاک ہو گیا۔

حضرت نوحؑ کے دور کی خاص باتیں

مذہبی ادوار کے لحاظ سے نوح علیہ السلام کا دور دوسرا دور تھا۔ اسے ایک طرح سنگِ میل بھی کہا جا سکتا ہے۔ سنگِ میل اس لیے کہ جس طرح کی وحی بعد کے انبیاءؑ پر نازل ہوئی۔ اسی قسم کی وحی حضرت نوح علیہ السلام پر بھی نازل ہوئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے۔

اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا۔

(سورۃ النساء)

اور جس طرح ہم نے نوح اور اس کے بعد (دوسرے) نبیوں کو وحی کی یقیناً ہم نے تم پر (بھی) وحی نازل کی اور ہم نے ابراہیم اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر بھی وحی (نازل) کی۔ اور ہم نے داؤد کو بھی ایک کتاب دی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَرُسُلًا قَدْ قَصَصْنٰهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (سورۃ النساء)

اور کئی ایسے رسول ہیں جن کا خبر ہم (اس سے) پہلے دے چکے ہیں اور کئی ایسے رسول ہیں جن کا ہم نے تجھ سے ذکر نہیں کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے اچھی طرح کلام کیا۔

ان آیات سے پتہ لگتا ہے کہ جس قسم کی وحی حضرت نوح پر نازل ہوئی تھی اس کے مانند بعد کے نبیوں پر بھی نازل ہوئی۔ گو اس کی تکمیل حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی لانے والا جبریل تھا۔

حضرت نوح کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

شُرِعَتْ عَلٰى لِسَانِهِ الشَّرَائِعُ۔

یعنی وہ پہلا نبی تھا جس پر شریعت کا نزول ہوا۔ اور تمدنی قواعد ایک قانون کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے دیئے۔

حضرت نوح پر روحانیت کی باریک راہیں بھی کھولی گئیں اور صفات الٰہیہ کا علم بھی ایک حد تک دیا گیا۔ اور جیسے قاعدہ ہے کہ جب انسان روحانی مسائل سمجھنے لگتا ہے۔ وہاں شیطان بھی چور رستوں سے داخل ہونا شروع ہو جاتا ہے اور اسی طرح شرک کی بنیاد بھی آپ کے زمانہ میں پڑی۔ آپ سے پہلے کتنے نبی آئے اور آپ کے بعد کتنے نبی آئے اس کا صحیح علم نہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دور

تیسرا دور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے حضرت ابراہیمؑ کو ابوالانبیاء کہا جاتا ہے۔ یہ وہ دور ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید کا چہرہ کھل کر سامنے آجاتا ہے۔ اور آنے والے کامل مذہب اسلام کے خدوخال سامنے آنے لگتے ہیں۔ بیت اللہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ قربانی کی ضرورت اور اس کا فلسفہ بھی ایک شکل اختیار کر لیتا ہے اور ایسے سلسلہ کی بنیاد رکھی جاتی ہے جس کا آخری پتھر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہونا تھا۔ یہ سب قریباً حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ساڑھے تین ہزار برس پہلے ہوا۔ حضرت ابراہیمؑ کی طرف کوئی کتاب منسوب نہیں۔ گو آپ پر جو وحی ہوئی قرآن کریم اسے کتاب ہی کہتا ہے۔ بہرصورت جیسی بھی کتاب تھی وہ آج ہمارے پاس نہیں۔ البتہ قرآن کریم نے آپ کی زندگی کے واقعات اور آپ کی تعلیم کے بہت سے حصے محفوظ رکھے ہیں۔ سب سے بڑی بات تو یہ تھی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو آزمایا اور وہ اس آزمائش پر پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہیں لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اور جب حضرت ابراہیمؑ نے سوال کیا کہ کیا ان کی اولاد کو اس امامت کا اعزاز ملے گا تو اللہ تعالیٰ نے کہا ہاں! مگر یہ وعدہ ظالموں کے لیے نہیں۔ حضرت ابراہیمؑ پر دوسرا انعام یہ تھا کہ اللہ نے ان کے ذریعے بیت اللہ کی بنیاد رکھی۔ جس کی بار بار زیارت کا لوگوں کو حکم دیا گیا۔ اس گھر کے طواف کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک شعار بنایا۔ جب آپ بیت اللہ کی بنیادیں رکھ رہے تھے تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایسی دعائیں کروائیں جو پیشگوئی کا رنگ رکھتی تھیں ایک یہ بھی دعا تھی کہ اے میرے رب میری اولاد کو مسلم بنا اور ان میں ایک امتِ مسلمہ پیدا کر۔ اور ان کو ان کے مناسب حال طریق عبادت بتائیو۔ اور آخر میں یہ دعا تھی۔

کہ میری اولاد میں سے ایسا رسول پیدا کیجیو جو دنیا کو تیری آیات پڑھ کر سنا دے۔ اور ان کی حکمت بیان کرے۔ اور ان کو پاک کرے۔ نیز یہ بھی دعا تھی کہ اے اللہ میری اولاد کو ہمیشہ کے لیے برگزیدہ کیجیو۔ اور ان کو کامل فرمانبردار بنائیو۔

حضرت ابراہیم کی دعا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی پیدا کیے۔ اور اس طرح پیدا کیے کہ باپ کے بعد بیٹا بیٹے کے بعد پوتا نبی ہوتا۔ اور یہ سلسلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جاری رہا۔ اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ بنی اسرائیل کے ساتھ بڑی شان کے ساتھ پورا ہوا۔ مگر جب ان کے ظلم کی انتہا ہو گئی۔ اور ان میں کوئی صالح نہ رہا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی توجہ بنی اسمٰعیل کی طرف کی۔ اور وہ نبی پیدا کیا جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ۔ بنی اسرائیل میں نبی دو ہزار برس تک آتے رہے۔ اور ان کے ذریعہ سے وہ پیغام جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کے ذریعہ سے دیا تھا لوگوں تک پہنچا۔ ان کی اصلاح بھی کی۔ ان انبیاء سے اللہ تعالیٰ کلام کرتا تھا اور بعض کو اپنی کتاب بھی دی۔ نبی گو بعض بعض کے تابع تھے۔ مگر ان کو نبوت بلاواسطہ ملی تھی۔ چنانچہ حضرت اسحاق۔ حضرت اسمٰعیل کو بھی نبوت حضرت ابراہیم کے فیض سے نہ ملی گو ملی ان کی دعا کے نتیجہ میں ملی۔

حضرت ابراہیمؑ کے دور کی بعض اہم باتیں

حضرت ابراہیمؑ کی بعثت سے قبل کی بعض خاص خرابیوں میں سے ایک بات شرک کا انسان کی زندگی میں داخل ہو جانا تھا۔ جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ شرک کی ابتداء حضرت نوح کے زمانہ سے ہوئی۔ مگر یہ شرک سادہ قسم کا تھا۔ مگر حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں شرک ایک فلسفیانہ رنگ اختیار کر گیا۔ اور عقلیں فلسفہ کے چکر میں آگئی تھیں۔ گو اس کے ساتھ ساتھ توحید کی باریک راہیں بھی نکل آئی تھیں جن پر عمل کرنا نسبتاً مشکل تھا۔ اس بات کو عیاں کرنے کے لیے حضرت ابراہیمؑ ہر قسم کے شرک سے پاک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق فرمایا

وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں ایک ذہنی شرک بھی شروع ہو گیا تھا۔ جس کا دور کرنا بہت ضروری تھا۔ حضرت ابراہیم کو جب اللہ تعالیٰ نے کہا اَسْلِمْ تو آپ نے جواب دیا اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ یہی اللہ تعالیٰ کا منشاء تھا اور جب وقت آیا تو بغیر کسی تردد کے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو ایک بے آب و گیاہ جنگل میں چھوڑ دیا۔ اس توکل کے ساتھ کہ خدائے قادر ان کے زندہ رہنے کا سامان پیدا کر دے گا۔ اور آپ کی دوررس نظر نے اس قربانی کے نتائج بھی دیکھ لیے تھے۔

حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں بہت کچھ ہوا۔ بہت چیزوں کی بنیاد رکھی گئی۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ میں انسانیت کی تکمیل کا پہلا قدم اٹھایا گیا۔ توحید اور یوم البعث کا مفہوم واضح کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا تصور انسان کو دیا گیا۔ محبوبیت کا خیال انسان کو آیا۔ قربانی کا مفہوم ملا۔ غرض ابراہیمی دور فلسفۂ حیات کے سمجھنے کا دور تھا۔

(باقی)

محترم سردار محمد بشیر احمد صاحب پٹیالوی مرحوم کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکرِ خیر

مکرم محمد سلیم احمد صاحب - ستارہ امتیاز کراچی

قبلہ والد صاحب جناب سردار محمد بشیر احمد صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی (علیگ) سابق کمشنر انکم ٹیکس۔ ایڈووکیٹ کراچی ۹ جون ۱۹۸۲ء کی شب کو رحلت فرما کر اپنے آقائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

قبلہ والد صاحب احمدیت کے شیدائی، خاندان مسیح موعود سے نہایت درجہ محبت اور عقیدت رکھنے والے تھے۔ چھوٹے سے چھوٹے فرد سے بڑے انکسار اور دلی لگاؤ سے ملنے میں اپنی سعادت سمجھتے تھے۔ مجھے اور برادرم خورد سردار محمد جمیل احمد صاحب کو ہمیشہ احمدیت اور خلافت سے وابستگی اور غلامی کی تلقین کرتے رہتے۔ آخری دنوں میں اس پند و نصائح میں بہت اضافہ ہو گیا تھا۔

سخت بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی نمازیں باقاعدہ اور وقت پر ادا کرتے رہے۔ اکثر سہو کا دورہ ہوتا نماز بھول جاتے تو نماز کی کتاب لے کر اسے یاد کرتے۔ بعض اوقات اکثر رات رات بھر لیٹے نماز ادا کرتے رہتے۔ جب بھی آنکھ کھلی یا ہوش آیا نیت باندھ لی۔ اپریشن کے بعد جب ہوش آنے لگی تو نماز شروع کر دی۔

اللہ تعالیٰ کے فضل بھی والد صاحب پر ان کے ایمان اور توکل کے مطابق تھے۔ سال پہلے سڑک کراس کرتے ایک کار سے ٹکر ہو گئی۔ اللہ کا فضل ہوا کہ صرف ٹانگ ٹوٹی اور کار والا خود انہیں گھر چھوڑ گیا۔ ایکسرے کروانے پر کمپاؤنڈ فریکچر نکلی۔ سرجن نے ہسپتال میں رکھ کر ہڈی جوڑ دی مگر مجھے بتلایا کہ اس عمر میں ہڈی جڑنا مشکل ہے۔ آپ کے والد صاحب کو لیٹے لیٹے ہی کام چلانا ہو گا۔ میں نے جو نسخہ ہر مصیبت میں کارگر پایا اسی پر عمل کیا یعنی خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا جواب آیا "اللہ فضل کرے گا اور آپ کے والد صاحب کی ٹانگ ٹھیک ہو جائے گی"۔ جب تین ماہ بعد والد صاحب چل کر سرجن کے پاس گئے تو وہ بہت خوش اور حیران ہوا۔ اس نے تمام متعلقہ ڈاکٹروں کو بلا کر والد صاحب کا مکمل معائنہ کروایا اور کہا "دیکھو یہ ۸۳ سالہ بوڑھے کی کمپاؤنڈ فریکچر ٹھیک ہو گئی اور یہ چل کر آیا ہے۔

ہسپتال میں والد صاحب کا کمرہ مجمع خلائق بنا رہتا تھا۔ ڈاکٹر نرسیں اور دیگر لوگ اپنے مسائل لے کر دعا کی درخواست کرتے رہتے تھے۔ والد صاحب اپنے پیارے اور منکسر انداز میں تبلیغ بھی کرتے۔ کہتے میں تو بڑا گنہگار ہوں۔ اللہ کا فضل مجھ پر صرف احمدیت کی بناء پر ہوا ہے آپ بھی اس طرف آئیں تو اللہ آپ سے بھی خاص برتاؤ کرے گا۔ باوجود کمزوری اور نقاہت کے ہر اک کی بات سنتے اور پورا مشورہ اور ہدایت دیتے۔ میں نے ایک مرتبہ کہا کہ آپ کیوں ان لوگوں کی باتیں سنتے اور اتنی تکلیف اٹھاتے ہیں۔ فرمایا "میاں میں آجکل کوئی اور خدمت جماعت کی نہیں کر رہا۔ اسی طرح کسی کے کام آ جاتا ہوں اور کچھ تبلیغ کا موقع مل جاتا ہے"۔

قبلہ والد صاحب حضرت شیخ کرم الٰہی صاحب پٹیالوی کے والد فرزند تھے۔ حضرت دادا جان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خادم اور شیدائی تھے۔ والد صاحب کی پیدائش حضرت مسیح موعود کی خاص دعا کے تحت ہوئی۔ میری دادی جان جمال پور شیخاں کے پرانے شہزادوں اور سجادہ نشینوں کے خاندان میں سے تھیں۔ ان کے کوئی دس بچے ہوئے جو بچپن ہی میں فوت ہو جاتے تھے۔ دادی جان کے والد اور چچا جو علاقے کے بہت بڑے پیر و مرشد مانے جاتے تھے ہمیشہ تعویذ اور گنڈے کرتے مگر سب بیکار رہتے۔ جب قبلہ والد صاحب کی پیدائش ہوئی تھی تو دادا جان قادیان گئے اور حضرت مولانا نور الدین کی وساطت سے جو دادا جان سے بہت پیار اور شفقت فرماتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دعا کی درخواست کی اور قبلہ والد صاحب صحت والی لمبی ۸۳ سال سے زائد عمر پانے والے بنے۔

والد صاحب ہر معاملہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھتے تھے۔ پٹیالہ ریاست میں باوجود انکم ٹیکس کمشنر ہونے کے سادہ اور پاک زندگی گزارتے تھے۔ ہمارا گھر پٹیالہ میں احمدیہ مشن ہاؤس اور مسجد بنا ہوا تھا۔ جہاں تمام نمازیں ہوتی تھیں۔ والد صاحب جہاں جاتے پہلے احمدیہ مسجد کا معلوم فرماتے۔ ۱۹۴۴ء میں ریاست بھوپال تشریف لے گئے۔ سٹیشن پر ہم گرانڈ ٹرنک ایکسپریس سے پہنچے۔ گھر کے راستہ میں والد صاحب نے افسر سے پوچھا کہ احمدیہ مسجد کہاں ہے۔ پہلے وہاں چلو۔ اسے علم نہیں تھا۔ معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ وہاں مسجد کوئی نہیں بلکہ نمازیں ایک احمدی بزرگ کی دوکان پر ہوتی ہیں۔ جو جوتوں کا کاروبار کرتے تھے۔ چنانچہ پہلے وہاں گئے۔ ملاقات کی اور پھر کوٹھی پہنچے۔

قبلہ والد صاحب کو مال و دولت سے کبھی رغبت نہیں رہی۔ ہزاروں کمائے اور اللہ تعالیٰ کے احکامات کے تحت صرف کئے۔ پاکستان آنے کے بعد کوئی آمدن نہ تھی۔ ہندوستان میں چھوڑی ہوئی جائیداد کے عوض سکھر میں ایک دوکان اور ایک مکان الاٹ ہوئے اور والد صاحب نے وہاں پریکٹس شروع کر دی۔

جب پریکٹس کرتے تھے تو جو فیس ملتی اس کی اسی وقت رسید کاٹ دیتے اور حساب کے لحاظ سے دس فی صد حصہ آمد کا چیک کاٹ کر الگ رکھ لیتے اور ماہوار اسے مسجد میں جمع کروا دیتے۔

انتقال سے چند ماہ قبل سے والد صاحب کی صحت زیادہ خراب ہو چکی تھی اور کمزوری بہت بڑھ گئی تھی۔ اس حالت میں بھی قرآن شریف اور کتب سلسلہ اور الفضل باقاعدہ پڑھتے۔ اکثر مجھے بلا کر سورہ یاسین سن لیتے۔ کوئی ایک ماہ قبل سے حالانکہ صحت بہتر ہونے لگ گئی تھی بضد تھے کہ میں جناب امیر جماعت کراچی چوہدری احمد مختار صاحب سے اور کسی ایک فرد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کروا دوں۔ میں نے دونوں باتوں کی کوشش کی۔ برادرم جناب مولوی صباح الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ ازراہِ کرم ملنے تشریف لائے۔ والد صاحب نے علیحدگی میں ان سے لمبی گفتگو فرمائی اور حضرت خلیفۃ المسیح اور خاندان کی خدمت میں سلام اور دعائیں پہنچائیں اور سب سے اپنے لئے اسلام کے لئے اور احمدیت کے لئے دعاؤں کی استدعا کی۔

احمدیت سے عشق اور تبلیغ کا شوق اس قدر بڑھ گیا تھا کہ اگر کوئی راہ چلتے راستہ بھی پوچھ لیتا تو اسے فرماتے "بھائی صاحب آپ مسلمان ہیں میں آپ کو اس سلسلہ میں دو حدیثیں سناؤں گا۔ ایک تو راستہ پوچھنے کے سلسلہ میں ہے کہ اگر کوئی راستہ پوچھے تو بہتر ہے کہ تم اسے منزلِ مقصود پر پہنچاؤ یا پھر کم از کم اسے صحیح راہ بتلا دو۔ دوسری حدیث شریف ہے کہ علم مومن کی گمشدہ پونجی ہے۔ اب میں آپ کو دنیاوی راستہ بتلاتا ہوں اور پھر سمجھاتے اور کہتے کہ آج کل روحانی راستہ بہت ضروری ہے اور صحیح راستہ احمدیت بتلاتی ہے۔ پھر اگر وہ راضی ہوا اسے گھر لے آتے۔ چائے یا کھانے سے تواضع کرتے اور احسن طریقے سے تبلیغ کرتے۔

جماعت کا کوئی بھی کام والد صاحب تندہی اور خوش اسلوبی سے کرنا اپنی سعادت تصور کرتے تھے۔ انکم ٹیکس کا ایکسپرٹ ہونے کے سلسلہ میں حضرت المصلح الموعود رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ ربوہ بلایا۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب جج اکثر جماعت کے کیسوں کے بارہ میں رائے لیتے۔ کبھی کوئی فیس یا خرچ نہ لیا۔ بلکہ کہتے کہ یہ تو میری خوش نصیبی اور سعادت ہے۔ کراچی کی جماعت کے لمبے عرصہ تک قاضی رہے اور بلا رو رعایت اپنا کام کرتے رہتے تھے۔

قبلہ والد صاحب نہایت ایمانداری سے اپنا کام کرتے تھے۔ کسی شخص کے اخلاق اور اعمال کے گواہ اس کے اہل خانہ سے بہتر کوئی نہیں ہوتا۔ اور ہم نے کبھی انہیں کسی غلط کام یا عمل کا مرتکب نہ پایا۔ اتنی احتیاط کرتے تھے کہ بعض دفعہ کوفت ہونے لگتی تھی۔

قبلہ والد صاحب جب پٹیالہ میں انکم ٹیکس آفیسر تھے تو مہاراجہ کی بمبئی میں پراپرٹی کے سلسلہ میں ہائی کورٹ میں انکم ٹیکس کا کیس تھا۔ اس میں ریاست کی طرف سے سر تیج بہادر سپرو وکیل تھے۔ قبلہ والد صاحب نے تمام قانونی نکات نکال کر اور کیس تیار کر کے دیا اور مہاراجہ مکمل طور پر انکم ٹیکس سے چھوٹ گیا۔ بمبئی میں قیام کے دوران ایک دن سپرو صاحب نے ایک لکھ پتی پارسی مسٹر بھروچہ کے انکم ٹیکس کے کیس کے بارہ میں والد صاحب سے مشورہ لیا۔ والد صاحب نے سپرو صاحب کو ایک بریف بنا دیا جس کی بناء پر اس پارسی کو لاکھوں کا فائدہ ہوا۔ اس نے ازراہ تشکر والد صاحب کے نام ۵ ہزار کا ایک چیک بھجوا دیا۔ والد صاحب نے یہ چیک اکاؤنٹنٹ جنرل کو بھجوا دیا کہ میں ریاست کا ملازم ہوں اور فیس لینے کا مجاز نہیں۔ میں ریاست کے خرچ پر گیا تھا اور اب معاملہ پیش آیا تو اس پر حق ریاست کا ہے۔ اکاؤنٹنٹ جنرل نے چیک جمع کروا دیا مگر مہاراجہ کو ایک تعریفی رپورٹ روانہ کی۔ مہاراجہ نے خوش ہو کر اپنی جیب خاص سے ۵ ہزار روپے اور سردار اور ریاست کا سب سے بڑا خطاب "نشان پھول" عطا کئے۔

(باقی)

تبتّل کا صحیح مفہوم

حضرت اقدس فرماتے ہیں۔

"کوئی یہ نہ سمجھ لیوے کہ انسان دنیا دنیا سے کوئی غرض اور واسطہ ہی نہ رکھے میرا یہ مطلب نہیں ہے اور نہ اللہ تعالیٰ دنیا کے حصول سے منع کرتا ہے بلکہ اسلام نے رہبانیت کو منع فرمایا ہے۔ یہ بزدلوں کا کام ہے۔ مومن کے تعلقات دنیا کے ساتھ جس قدر وسیع ہوں وہ اس کے مراتب عالیہ کا موجب ہوتے ہیں کیونکہ اس کا نصب العین دین ہوتا ہے اور دنیا، اس کا مال و جاہ دین کا خادم ہوتا ہے۔ پس اصل بات یہ ہے کہ دنیا مقصود بالذات نہ ہو بلکہ حصول دنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو جیسے انسان کسی جگہ سے دوسری جگہ جانے کے واسطے سفر کے لئے سواری اور زادِ راہ کو ساتھ لیتا ہے تو اس کی اصل غرض منزلِ مقصود پر پہنچنا ہوتی ہے نہ خود سواری اور راستہ کی ضروریات۔ اس طرح پر انسان دنیا کو حاصل کرے۔ مگر دین کا خادم سمجھ کر۔" الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۱ء

ہمت و استقلال

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکی زندگی میں کس قدر مصائب اور مشکلات پیش آئے اگر کوئی اور ہوتا تو قریب تھا کہ خودکشی کر لیتا۔ مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمت و استقلال میں ذرا بھی فرق نہیں آیا یہ قوت اور ہمت معجزہ ہے۔ خدا پر بھروسہ یہ سب سے بڑھ کر یا قوتی ہے۔ اس سے سب خوف اور تکان دور ہو جاتے ہیں۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء۔ ص ۱۲)

مالی قربانی کا کم سے کم معیار

کل آمد پر شرح کے مطابق چندہ عام و حصہ آمد چندہ جلسہ سالانہ ادا کرنا ہماری مالی قربانی کا کم سے کم معیار ہے ہر ماہ باقاعدگی سے ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

-• میری والدہ محترمہ (جو کہ کیپٹن محمد اسلم صاحب مرحوم کی صاحبزادی ہیں) ایک عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ چوٹی کے ڈاکٹر بھی ابھی تک مرض کی صحیح تشخیص نہیں کر سکے نیز چند دنوں سے آنکھوں میں سفید اور کالے موتیے کی بھی شکایت ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

(محمود احمد عارف (ابن مسعود احمد) دارالصدر غربی ربوہ)

-• میرے برادر نسبتی مکرم ناصر احمد مبشر صاحب ایک حادثہ کی بنا پر زخمی ہو گئے ہیں۔ (حبیب الرحمٰن محرر وکالت مال ثالث)

-• خاکسار کے والد مکرم شریف احمد صاحب بعارضہ دل و بلڈ پریشر بیمار ہیں (طارق محمود زاہد باٹا پور۔ لاہور)

-• میرے بڑے بھائی محمود زمان عباسی مقیم جرمنی ٹانگ کے درد میں مبتلا ہیں۔ (یوسف زمان۔ دارالصدر جنوبی ربوہ)

-• عزیز عمران میر داؤد احمد ناصر سکنہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ کی صحت و درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد عبداللہ کینال کالونی ساہی وال)

-• خاکسار کے چچا ڈاکٹر فقیر محمود صاحب بعارضہ دل بیمار ہیں اور کراچی کے ڈائیلسٹ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

(مسرت گل سندھی۔ دارالنصر غربی ربوہ)

-• میری بڑی بہو امۃ الجمیل کا پیٹ کا میجر اپریشن ہوا ہے۔ (عبدالاحد اورنگی ٹاؤن کراچی)

-• خاکسار کی والدہ محترمہ کے پیٹ میں رسولی ہے۔ بغرض علاج لاہور جا رہی ہیں۔

(امۃ الحفیظ دارالرحمت غربی ربوہ)

-• میرے داماد اعجاز احمد کا ٹانگ اور بازو کا اپریشن ہونے والا ہے۔ نیز میرے بیٹے فیض محمد کے ایک مقدمے کا فیصلہ ہونے والا ہے

(میاں خیر محمد ڈی جی خان)

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اطفال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ نے فرمایا:۔

"اطفال الاحمدیہ کی سب سے بڑی غرض یہ کہ وہ احمدی اخلاق سیکھیں۔ نیکی کے کام بجا لائیں اور پابندی نماز کی عادت ڈالیں۔"

(سیکرٹری تربیت اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

مال ہو پاس تو دو اس سے زکوٰۃ و صدقہ
فکرِ مسکیں رہے تم کو غمِ ایّام نہ ہو

مندرجہ بالا منظوم کلام میں حضرت مصلح موعود نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر کسی دوست کو اللہ تعالیٰ نے احمدیت جیسی عظیم الشان نعمت کے علاوہ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے تو زکوٰۃ و صدقہ کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرے بلکہ یتامیٰ و مساکین کا خیال ہمیشہ مدنظر رکھے اور یہ غم نہ کرے کہ اگر اپنے اموال سے غربا کی مدد کرے گا تو اس کا روپیہ کم ہو جائے گا۔

صاحب نصاب احباب و خواتین کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ واجب الادا زکوٰۃ کی جلد ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں اور خدائی انعامات کے وارث بنیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں!

"بیوت الحمد" کی تحریک کے بارہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

"اگر زیادہ کثرت کے ساتھ دوست شامل ہونا چاہتے ہوں تو ضرور شامل ہوں کیونکہ یہ بہت ہی مبارک تحریک ہے جو لوگ بھی ان مکانوں میں رہیں گے خدمت کرنے والوں کو ہمیشہ ان کی دعائیں پہنچتی رہیں گی۔ اس لئے اس تحریک میں کم سے کم روپیہ کے لئے میں کوئی حد مقرر نہیں کرتا۔ اگر کوئی دوست چار آنے دے کر بھی اس میں شامل ہونا چاہے تو سیکرٹریان مال اس کے چار آنے بھی قبول کر لیں۔ جو بھی کوئی دے سکتا ہے وہ قبول کر لیا جائے۔ تاکہ لوگ کثرت سے اس ثواب میں شامل ہوں۔"

(سیکرٹری بیوت الحمد سوسائٹی ربوہ)

سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی

خدام میں ذوق پیدا کرنے کے لئے سالانہ مقالہ نویسی کا ہر سال مقابلہ ہوتا ہے جس میں قرآن۔ حدیث۔ تاریخ۔ سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر ٹھوس معلوماتی تحقیقی دس ہزار الفاظ پر مشتمل مقالہ لکھنے والے مقالہ نگار شامل ہو سکتے ہیں۔ معیاری مقالہ پر پانچ صد روپے انعام دیا جائے گا

نوٹ:۔ معیاری مقالہ کا فیصلہ تین منصفین کرام کریں گے۔ مرکز میں مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ خدام اس مقابلہ میں شرکت فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

لَا یَشْکُرُ اللّٰہَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ۔ نہیں شکر کرتا اللہ کا جو نہیں شکر کرتا بندوں کا

(حدیث النبی ﷺ)

الفضل کی اشاعت ۱۵۔۲۰ ہزار تک پہنچائیے!

امامِ وقت کی آرزو!!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش یہ ہے کہ الفضل کی اشاعت صرف دس ہزار نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر ۱۵۔۲۰ ہزار تک جا پہنچے ——— آپ اپنے آقا کی آرزو پوری کرنے کے لئے کیا کر رہے ہیں؟ اپنا دل ٹٹولیئے!

(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

ہار اختیار کر لو اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ۔ دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ویسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ الموسومہ بہ "اسلام" صفحہ ۲۶)

اعلانات دارالقضاء

● مکرم شریف احمد صاحب ساکن رام پورہ ڈاکخانہ یاٹپور ضلع لاہور نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ نمبر ۲۸/۱ دارالیمن ترکہ محمد حسین صاحب مرحوم ولد مسرور صاحب ان کے نام منتقل کیا جائے

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔

● مکرم ضیاء الرحمٰن صاحب ولد حکیم عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم نے درخواست کی ہے کہ پلاٹ نمبر ۴/۲۰ دارالعلوم جنوبی ترکہ حکیم عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم درج ذیل چار وارثان میں حصہ برابر منتقل کیا جائے۔

۱۔ نعیم الرحمٰن پسر حکیم عطاء الرحمٰن صاحب مرحوم
۲۔ عزیز الرحمٰن " " " "
۳۔ حفیظ الرحمٰن " " " "
۴۔ خلیل الرحمٰن ولد انیس الرحمٰن صاحب مرحوم (پوتا)

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع کریں۔

(ناظم دارالقضاء)

ضروری اعلان

راولپنڈی میڈیکل کالج کی نئی فرسٹ ایئر کے طلباء ہر ممکن مدد کے لئے مندرجہ ذیل طلباء سے رابطہ قائم فرمادیں۔

۱۔ محمد احمد عبداللہ سال چہارم ۲۔ عبدالوحید خادم سال دوم میڈیکوز لاج
بالمقابل راولپنڈی میڈیکل کالج۔

ضروری اعلان برائے امتحان ناصرات

ناصرات کی تمام مجالس کو امتحان کے پرچے بھجوائے جا چکے ہیں۔ یکم مئی یا اس کی بجائے اپنے اپنے مقامی حالات کے مطابق جب مناسب ہو امتحان لے لیا جائے۔ پرچے وقت پر کھولے جائیں اور حل کروا کے فوری طور پر مرکزی سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ کو بھجوا دیئے جائیں۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

ناظمین اضلاع و زعماء اعلیٰ اور زعماء انصار اللہ توجہ فرمائیں

اگر آپ نے اپنی رپورٹ کارگذاری بابت ماہ امان / مارچ ۱۳۶۳ ہش / ۱۹۸۴ء ابھی تک مرکز کو ارسال نہ کی ہو تو براہ کرم اپنی اولین فرصت میں ترسیل مرکز کریں اور آئندہ ایسا بندوبست فرمائیں کہ گذشتہ ماہ کی رپورٹ اگلے ماہ کی دس تاریخ تک مرکز میں پہنچ جائے تاکہ بروقت مرکز آپ کی راہنمائی کر سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو اور خدمت دین کی احسن رنگ میں توفیق بخشے۔ آمین

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

محبوب امام ایدہ اللہ کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

۱۔ مکرم ڈاکٹر فضل کریم صاحب	کریم نگر	فیصل آباد شہر	۱۰۶۰ روپے
۲۔ " چوہدری ناصر احمد صاحب	"	"	۱۰۴۰ "
۳۔ " شیخ حمید الدین صاحب ابن شیخ سراج الدین صاحب	"	"	۵۳۰ "
۴۔ مکرمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ شیخ حمید الدین صاحب	"	"	۵۳۰ "
۵۔ مکرم خواجہ عطاء اللہ صاحب ولد مولا بخش صاحب	"	"	۱۰۲۵ "
۶۔ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ والدہ عبدالوحید صاحب	"	"	۱۰۰۰ "
۷۔ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب مع لواحقین	غلام محمد آباد	"	۸۲۵۰ "
۸۔ مکرمہ امۃ المنان صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری لطیف احمد صاحب	"	"	۱۵۰۰ "
۹۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب قمر ایڈووکیٹ	سمن آباد	"	۱۳۵۰ "
۱۰۔ " ڈاکٹر عبدالمنان صاحب	"	"	۱۱۰۰ "
۱۱۔ " ڈاکٹر وسیم احمد صاحب طارق	جھال خانوآنہ	"	۱۱۰۰ "
۱۲۔ " انعام اللہ اختر صاحب	طارق آباد	"	۵۳۰ "
۱۳۔ مکرمہ اسماء محمود صاحبہ بنت شیخ محمود احمد صاحب	مدینہ ٹاؤن	"	۵۱۰ "
۱۴۔ " واصلہ محمود " " "	"	"	۵۱۰ "
۱۵۔ مکرم معاذ محمود پسر " "	"	"	۵۱۰ "
۱۶۔ " شیخ محمود احمد صاحب ایمن آبادی	"	"	۱۵۲۵ "
۱۷۔ " شیخ نذیر احمد "	"	"	۱۰۷۰ "
۱۸۔ " اصغر علی صاحب علوی	حاجی آباد	"	۱۰۰۱ "
۱۹۔ " شیخ احمد لطیف صاحب	فیکٹری ایریا	"	۱۲۱۰ "
۲۰۔ " محمد رفیق صاحب بھٹی	منصور آباد	"	۵۱۰ "
۲۱۔ " ملک زبیر احمد صاحب	مسجد فضل	"	۱۵۰۰ "
۲۲۔ " شیخ نعیم احمد صاحب	"	"	۱۱۵۰ "
۲۳۔ " شیخ خورشید احمد صاحب	"	"	۱۱۰۰ "
۲۴۔ " ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر	کینال کالونی	"	۱۰۲۵ "
۲۵۔ " ڈاکٹر محمد محسن صاحب ہاشمی	"	"	۶۲۰ "
۲۶۔ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ اہلیہ ملک ظہور الدین صاحب	مسلم پارک	"	۵۰۵ "
۲۷۔ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب	بٹالہ کالونی	"	۵۰۰ "
۲۸۔ " کیپٹن چوہدری نصیر احمد صاحب	"	"	۱۸۰۰ "
۲۹۔ " چوہدری نثار احمد صاحب	"	"	۱۳۰۰ "
۳۰۔ " چوہدری بشیر احمد صاحب ناصر	"	"	۵۲۵ "
۳۱۔ " ڈاکٹر دلدار احمد صاحب	"	"	۶۵۰ "
۳۲۔ " چوہدری ظفر اللہ خان صاحب	پیپلز کالونی	"	۱۰۶۰ "
۳۳۔ " رانا محمد افضل صاحب	"	"	۱۲۲۵ "
۳۴۔ " میاں مبارک احمد صاحب معہ لواحقین	"	"	۱۳۶۰ "
۳۵۔ " میاں نذیر احمد صاحب	"	"	۱۰۰۰ "
۳۶۔ " چوہدری ریاض احمد صاحب معہ لواحقین	"	"	۶۰۰ "
۳۷۔ " شیخ لئیق احمد صاحب	"	"	۲۶۴۰ "
۳۸۔ " عبدالکریم صاحب شاد	"	"	۱۲۰۰ "
۳۹۔ " شیخ بشیر احمد صاحب مع لواحقین	"	"	۱۵۵۵ "
۴۰۔ " مستری بشیر احمد صاحب مع اہلیہ	"	"	۱۰۲۵ "
۴۱۔ " ڈاکٹر عبدالقادر صاحب	"	"	۵۰۰ "
۴۲۔ " شیخ سمیع اللہ صاحب مع بزرگان و اہل و عیال	"	"	۲۲۲۵ "
۴۳۔ " شیخ حاجی محمد عبداللہ مرحوم بذریعہ شیخ لطف اللہ صاحب	جناح کالونی	"	۱۳۵۰ "
۴۴۔ " چوہدری مقصود احمد صاحب	بٹالہ کالونی	"	۶۵۰ "
۴۵۔ " ملک مظہر الحق صاحب	انارکلی	"	۱۰۵۰ "

(وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل ۲۵۵۱۸

میں شاہدہ نگہت شاہد زوجہ منیر الحق شاہد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۱ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ حال نائیجریا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۳-۱۴ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر -/۸۰۰۰ روپے
۲۔ زیورات طلائی وزنی ۸ تولہ مالیتی -/۲۱،۶۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۴ ہزار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الاحمتہ شاہدہ نگہت شاہد زوجہ منیر الحق شاہد معرفت وکالت مال ثانی ربوہ
گواہ شد نمبر ۱ نصیر احمد چوہدری
وصیت ۲۰۹۴۶
گواہ شد نمبر ۲ منیر الحق شاہد خاوند موصیہ
۱۷۶۱۴

مسل ۲۵۵۱۹

میں مستری حمید اللہ صاحب ولد احمد دین صاحب قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی شیش محل ضلع شیخوپورہ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۳-۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے

سرمایہ تجارت -/۷۰۰۰۰ روپے ہے اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد مستری حمید اللہ صاحب بستی شیش محل گوجرانوالہ روڈ شیخوپورہ شہر
گواہ شد۔ رائے عبد القدیر صاحب سیکرٹری مال جماعت شیخوپورہ شہر۔
گواہ نمبر ۲۔ ملک منشی منظور سیکرٹری تحریک جدید ۱/۲ اقبال پارک شیخوپورہ شہر

مسل ۲۵۵۲۰

میں خالد احمد شمس ولد بشیر احمد صاحب مرحوم قوم راجپوت پیشہ مبلغ سلسلہ عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر ۶۴ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۳-۹-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۹۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد۔ خالد احمد شمس مبلغ یوگنڈا
معرفت وکالت مال ثانی
گواہ شد نمبر ۱۔ سفیر الدین سیف
وصیت ۲۴۳۵۱
گواہ شد نمبر ۲ محمد ظہیر الدین احمد صاحب
وصیت ۱۵۸۵۷

مسل ۲۵۵۲۱

میں مسعودہ قمر زوجہ مقصود احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۱-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زیورات طلائی ۶ تولہ
۲۔ نقد پانچ ہزار روپے
۳۔ حق مہر تین ہزار روپے بذمہ خاوند محترم

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الاحمتہ مسعودہ قمر ۳/۵ فیکٹری ایریا ربوہ
گواہ شد نمبر ۱ نذیر احمد باجوہ
کارکن دفتر وصیت محلہ دار العلوم ربوہ
گواہ شد نمبر ۲۔ محمد اکرم خان صاحب عقب ہسپتال دار الصدر شرقی ربوہ
کارکن دفتر الوصیت۔

مسل ۲۵۵۲۲

میں مبارکہ بیگم زوجہ قریشی نذیر احمد صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۱۶ دار الرحمت وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۴-۲-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ طلائی کانٹے وزنی ایک تولہ مالیتی -/۱۸۰۰ روپے
۲۔ طلائی انگوٹھی وزنی ۱/۲ تولہ مالیتی -/۶۰۰ روپے
۳۔ حق مہر -/۵۰۰۰ روپے وصول شد اس وقت مجھے مبلغ دو صد -/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہونگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الاحمتہ۔ مبارکہ بیگم زوجہ قریشی نذیر احمد صاحب ۲/۱۶ دار الرحمت وسطی ربوہ
گواہ شد نمبر ۱ سفیر احمد قریشی مربی سلسلہ ربوہ
گواہ شد نمبر ۲ مکرم نسیم سیفی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم شیخ مبشر احمد صاحب آف کانٹی نینٹل کارگو سروس

انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ہمارے بھائی مکرم شیخ مبشر احمد صاحب ابن مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مرحوم آف بورے والا جو کانٹی نینٹل کارگو سروس کراچی کے پروپرائٹر تھے۔ مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۸۴ء صبح ۹ بجے ایک حادثے میں انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم اپنے موٹر سائیکل پر دفتر جا رہے تھے کہ پیچھے سے ایک لوکل بس نے ٹکر مار دی۔ مرحوم موقع پر ہی جاں بحق ہو گئے۔

مرحوم بے شمار خوبیوں کے مالک تھے۔ پورے خاندان کے واحد کفیل تھے۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بے حد درد رکھنے والے تھے۔ جماعتی خدمات کے لئے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر کوشاں رہتے۔ مرحوم نے اپنے یادگار ایک بیوہ کے علاوہ تین معصوم بچیاں چھوڑی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(ہم ہیں برادران مرحوم شیخ مبشر احمد صاحب)
شیخ منور احمد آف بورے والا حال کراچی۔ شیخ مظفر احمد صاحب، شیخ طاہر احمد صاحب۔ شیخ محمود احمد صاحب گارڈ خانیوال۔ شیخ طارق انور صاحب۔)

حضرت المصلح الموعود کی جماعت کو دعوت

حضورؓ وقف زندگی اور مدرسہ احمدیہ (اب جس کا نام جامعہ احمدیہ ہے) میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں، سو ہوں تو بہتر ہے۔"

امراء اضلاع و صدران جماعت احمدیہ قائدین خدام الاحمدیہ۔ ناظمین انصار اللہ، مربیان و معلمین سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ازراہ مہربانی ابھی سے نوجوانوں کو وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

اعلانِ افتتاح

ہم بڑی مسرت کے ساتھ اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ PICK AND PAY SHOPING CENTER. پک اینڈ پے شاپنگ سنٹر کا افتتاح مورخہ ۲۲/۴/۸۴ بروز اتوار کر دیا ہے۔ جس میں درج ذیل اشیاء دستیاب ہو سکیں گی۔

• لیڈیز پرس و بیگ • دوپٹے • آرٹیفیشل جیولری • بچوں و بچیوں و مستورات کے سرگارمنٹس • مختلف ڈیزائنوں میں گوٹہ کناری • بچوں اور بچیوں کے لئے کھلونے • ڈیکوریشن پیسز • شو پیسز کے علاوہ اور بہت سی نئی اشیاء شامل ہیں۔

تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں اور ہمیں اپنی خدمت کا موقعہ دیں۔ شکریہ!

محمود احمد کھوکھر PICK AND PAY SHOPING CENTER
۲/۳ راجہ مارکیٹ کالج روڈ بالمقابل جامعہ گیٹ۔ ربوہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے متعلق سیدنا المصلح الموعود کا ارشاد

"وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کا پرچہ اور ایسا پرچہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود حصہ لیا تھا اور اس میں مضمون لکھے تھے۔ سوائے ریویو کے جماعت میں اور کوئی نہیں ..... اگر یہ دس ہزار کی تعداد میں دنیا کی تمام لائبریریوں میں جانا شروع کر دے تو میں سمجھتا ہوں سال دو سال کے اندر تہلکہ پڑ جائے گا"

(الفضل ۱۲ جنوری ۱۹۵۵ء)

آپ کسی بھی لائبریری کا پتہ اور پچاس روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے اس کارِ خیر میں حصہ لے سکتے ہیں۔ براہِ راست لکھئے۔

مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ (ضلع جھنگ)

سیکرٹریان تحریک جدید

۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو یوم تحریک جدید منانے کو کہا گیا تھا۔ امید ہے تمام جماعتوں میں اس پر عمل ہوا ہو گا۔ براہ کرم جلد از جلد دفتر ہذا کو یوم تحریک جدید کے نتائج سے آگاہ کریں تا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی جائے۔

(وکیل المال اوّل)

اعلان نکاح

مکرم و محترم میجر محمد نذیر صاحب بھٹی (ریٹائرڈ) ۱۱۔ ۸ سرفراز رفیقی روڈ لاہور چھاؤنی کے بیٹے عزیز جہاں زیب نذیر کا نکاح عزیزہ طیبہ طاہرہ صاحبہ بنت چوہدری مقبول احمد صاحب رہائش PAF Base شاہراہ فیصل کراچی کے ساتھ مبلغ -/۳۰،۰۰۰ روپے حق مہر پر مکرم و محترم مولوی اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ نے ۹ اپریل ۱۹۸۴ء بروز پیر بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کینٹ بازار ڈرگ روڈ میں پڑھا۔ عزیزہ طیبہ طاہرہ چوہدری عبدالعزیز صاحب مرحوم کی پوتی اور عزیزم جہاں زیب نذیر چوہدری عزیز اللہ صاحب مرحوم ایگزیکٹو انجینئر کا پوتا ہے

اعلان نکاح کے بعد مولینا موصوف نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔

(ظہور احمد باجوہ)

نعیم جنرل سٹور
مین بازار۔ شیخوپورہ
پرچون فروش
کھاد و دوائی ہول سیلر

اکسیر اپھارہ

متعفن اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔

قیمت فی پیکٹ: -/۳ روپے
درجن -/۳۶ گرس ۳۰۲/۴۰ روپے
علاوہ بونس

تفصیلات کے لئے: کیور ٹیو ویٹرنری گائیڈ -/۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ
فون 606/607